مدینۃ المسیح علیہ السلام

اعراض عن اللغو کا ارشاد - قادیان کے قریب گزشتہ پیر کی شام کو عوام کا ایک مشرکانہ میلہ تھا جسمیں ہر سال جاہلانہ اجتماع ہوتا اور بہت سی خلاف شرع لغویات کا ارتکاب کیا جاتا ہے جیسا کہ عوام کا دستور ہے - اس دفعہ حضرت فضل عمرؓ ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو منع فرمادیا کہ کوئی اس میلہ میں نہ جانے پائے نہ اپنے بچوں کو جانے دیں - مومنوں کی شان ہے کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں اور "ولا تعاونوا علی الاثم الآیہ" کے ماتحت ایسے مشاغل کو اپنی شرکت سے فروغ نہیں دیتے جو کتاب و سنت کے خلاف ہوں اور داخل معاصی و ماثم +

دعاؤں کی تحریک - مسجد مبارک میں پنجوقتہ نمازوں کی جماعت ماشاء اللہ ڈیڑھ دو سو آدمی کے قریب ہوتی ہے جس میں اکثر مرزا غلام اللہ صاحب بیماروں کی شفایابی وغیرہ کیلئے احمدی بھائیوں سے دعاؤں کی تحریک کرتے رہتے ہیں - دیگر مقامات کے احباب کو بھی اس کار ثواب میں مرزا صاحب کی تقلید کرنی چاہیئے - پھر جو تحریکیں وقتاً فوقتاً اخبار میں دعائے خیر و نماز جنازہ وغیرہ کی شائع ہوتی رہتی ہیں انھیں پڑھ کر یونہی نہیں ٹال دینا چاہیئے - جیسا کہ بعض جماعتوں میں اس کے متعلق سستی و بے اعتنائی سنی اور دیکھی گئی ہے دعا ہمارا ایک زبردست ہتھیار ہے اور جب وہ دوسرے بھائیوں کے حق میں از راہ اخلاص و للہیت کیجائے تو موجب ثواب ہونے کے علاوہ اس سے باہم محبت بڑھتی اور شیرازہ قومیت مستحکم ہوتا ہے - بلکہ ہم تو اسکی بھی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ جہاں کہیں کسی تحریک پر جماعت ملکر دعا کرے اس کی مختصر اطلاع بھی شائع کردیا کریں - اگر احباب لکھ بھیجنے کی تکلیف گوارا فرمائیں +

حضرت صاحب کی صحت کے لئے دعا سے احباب غافل نہ ہوں

اخبار احمدیہ

لکھنؤ سے مرزا کبیر الدین احمد صاحب لکھتے ہیں - کہ ریل میں ایک قیل تن مولوی نے اس احقر کا بیان سنکر کہا کہ تم مرزا صاحب کی بیحد تعریف کیوں کرتے ہو - مینے کہا کہ محمدؐ - احمدؐ کے معنی ہی بیحد تعریف کیے گئے کے ہیں قرآن گواہ ہے - ہاں اگر لفظ احمدؐ کا الف آپ تحریف کر کے گھٹا دیں - تو پھر میں تری تعریف کروں بیحد نہ کروں - سنکر جواب دیا کہ قینچی کیطرح زبان چلتی ہے - قواعد عربیہ جانتا نہیں - میں پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب مسیح کیونکر ہو گئے؟

الجواب - خدا کی رحمت سے اور یہ کہ ریتک رول میں بوجہ فوت ہو جانے مسیح ناصری کے جگہ خالی تھی - پس محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے حضرت مرزا صاحب مسیح کی جگہ پر ترقی پا گئے پس خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں - یہ سنکر جواب دیا کہ راج انگریزی ہے ورنہ گردن کاٹی جاتی - کبیر نے کہا اس سلطنت کا

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

اقبال ترقی کرے +

ستور ریاست پٹیالہ سے ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سے بذریعہ عریضہ دریافت کیا کہ آجکل جو یہ عام رواج ہوگیا ہے کہ بعض غیر احمدی احمدیوں سے رشتہ لینے کی خاطر احمدی بنجاتے ہیں۔ انکی نسبت کیا ارشاد ہے ؟ حضور نے لکھوایا۔ کہ میرے نزدیک جو شخص کسی احمدی سے رشتہ طلب کرتا ہو۔ اور پھر یہ مسئلہ کہ غیر احمدی کو احمدی لڑکی نہیں دینی چاہیئے۔ اگر وہ دین کے لئے احمدی ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اور لڑکی دیگا۔ اور اگر لڑکی کے لئے ہوا ہے تو ایسے کو لڑکی دیکر لڑکی کا دین خراب نہیں کرنا چاہیئے +

سرینگر سے حافظ نورالدین صاحب مخالفین کی ایذا رسانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی استدعا کرتے ہیں۔ ان کیلئے نیز ایسے ہی دیگر احمدی احباب کے لئے جو کسی نہ کسی شکل میں مبتلا ہوں۔ دردِ دل سے دعا کی جائے +

شیخ غلام احمد صاحب نے ۱۳ جون کو احمدی احباب لاہور میں وعظ کیا۔ اور ۱۴ کو پبلک وعظ جسمیں مستورات کے لئے بھی انتظام کیا جاتا تھا جس کے بعد چہارشنبہ کو بھوشہ ضلع امرتسر جانیوالے تھے وہاں ایک ہفتہ قیام کا ارادہ ہے پھر ۲۵ جون کو واپسی دارالامان کا قصد انشاء اللہ +

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح سے گذارش کی کہ کیا کسی غیر مبائع سے علاج کرانا شرعاً منع تو نہیں۔ حضور نے اس کے جواب میں لکھایا۔ کہ علاج کروانا تو ہندوؤں سے بھی جائز ہے۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ جس کا احسان ہو اس کا طبیعت مقابلہ نہیں کر سکتی +

جنازہ | نظام الدین صاحب اکن لوہاراں والی سے اپنے احمدی بھائی عمرالدین صاحب کا جنازہ غائب پڑھے جانے کی درخواست کرتے ہیں +

بڑودہ سے سید گل حسن صاحب احمدی و عبداللہ صاحب احمدی اطلاع دیتے ہیں کہ اول الذکر صاحب نے داؤد شاہ نامی ایک فقیر منش بزرگ کو جو احمد آباد گجرات کیطرف کے باشندہ ہیں اپنے سلسلہ کی تبلیغ کی حضرت مسیح موعود کے دعاوی سمجھائے اور جناب مسیح ناصری کی وفات ثابت کرکے انکی قبر وغیرہ کا پتہ دیا۔ انھوں نے بفضلہ سب باتیں قبول کرلیں اور سلسلہ کی کتب دیکھنے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ شرح صدر عطا فرمائے اور معرفت امام کی توفیق بخشے +

خبریں

جنگ

میکسیکو میں بدامنی پھیل گئی ہے۔ پانسو غیر ملکی باشندے سپیشل ٹرین کے ذریعہ ویرا کروز پہنچے اور وہاں سے امریکن جہاز باربرداری میں گلوسٹن بھیجے جائینگے +

ہالینڈ میں تجویز پیش ہوئی ہے کہ اپنے آدمیوں کی حفاظت کے لئے چار آبدوز کشتیاں اور دو کروزر مہیا کئے جائیں +

روسی اعلان سرکاری سے پایا جاتا ہے کہ علاقہ شاولی میں روسی حملوں کی کارروائی کامیابی کے ساتھ جاری ہے بمقام جوراسنو تین روز کی لڑائی میں غنیم کے ۳۴۸۔ افسر ۱۵۴۱ جوان۔ ۵۹ کلدار توپیں اور بہت کچھ سامانِ حرب گرفتار کیا +

گلیشیا میں ایک جرمن موٹر باتری نے بمقام وادی سکولو پیشقدمی کی لیکن روسی توپخانہ کی آتشباری سے تنگ آکر بہت جلد پسپا ہونا پڑا +

دردانیال کی بحری لڑائی سے متعلق پیرس کا اعلان سرکاری مظہر ہے کہ وہاں انتہائی دائیں پہلو پر اتحادیوں کی سپاہ کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اور قیدیوں کے بیان سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کو ضررِ عظیم پہنچا ہے +

برلیلا نامی مشہور ترکی کروزر کے ساتھ باسفورس کے قریب تباہ کن جہازوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ کروزر مذکور سخت نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا +

اطالوی جمعیت نے مقام گریڈسکا پر جسے اُس نے حال ہی میں فتح کیا ہے اب پورا پورا تسلط جمالیا۔ روما کی سرکاری خبر ہے کہ اٹلی کے ہوائی جہازوں اور توپخانوں نے خوب کام دیا اٹلی والے کئی سو قیدی گرفتار کر چکے ہیں اور ہر ایک محاذ میں قدم آگے ہی بڑھاتے جاتے ہیں +

۱۴ جون کی تار خبر ہے کہ سینٹ جارج چینل میں ایک برطانی کوئلہ کا سٹیمر اور ایک ناروے کا جہاز دشمن کے تارپیڈو سے غرق ہو گئے +

خط و کتابت میں نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیا کریں کہ تعمیل میں دقت نہو (مینجر)

متفرق

قانونِ تحفظ ہند۔ دفعہ ۴ کی رو سے بنگال میں سماعت مقدمات کے لئے چند سپیشل کمشنر قسمت ہائے ڈھاکہ۔ چاٹگام۔ راجشاہی اور بردوان میں نامزد ہوئے ہیں +

پٹیالہ سے میجر بالمکند صاحب میدانِ جنگ کو روانہ ہوئے +

جہلم کے موضع کلر کہار میں تعزیری پولیس بٹھائی گئی۔ دو سال میں ۳-۱۱-۱۴۴۴ روپے خرچ باشندوں کو دینا ہوگا +

مقدمہ سازش لاہور کے مفرور ملزموں کی نسبت خبر لگی ہے کہ ایک مسمی وریام سنگھ فوت ہوگیا۔ اور بیر سنگھ بوٹا سنگھ دو پکڑے گئے ہیں +

جہاد فی سبیل اللہ کے نام سے کسی مفسد نے ایک باغیانہ پمفلٹ نکالا تھا۔ بحکم گورنمنٹ پنجاب ضبط ہوگیا۔ (خوب ہوا احمقوں کو یہ تو خبر نہیں کہ جہاد کہتے کسے ہیں اور عرف عام میں جس کا نام جہاد پڑگیا ہے وہ بھی کن حالات میں کس کے بالمقابل کیا جاتا ہے۔ اس ملک میں تو جہاں کہ ہر طرح امن و آزادی ہے اور بجا آوری احکام مذہبی میں کوئی روک ٹوک نہیں تلوار کا جہاد کسی صورت روا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہاں جہالت تعصب۔ بے دینی۔ بداطواری۔ فتنہ و فساد۔ اور خدا فراموشی کے خلاف جنگ و جہاد کی سخت ضرورت ہے۔ اسکی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا۔ الاماشاءاللہ۔ الفضل) +

مقدمہ سازش دہلی کے ملزم کدارناتھ کے بھائی جگن ناتھ کو ملتان میں نظربند رکھنے کا حکم صادر ہوا۔ عبرت!

طاعون پنجاب میں ابھی تک چلی جاتی ہے۔ بہت سے اضلاع مبتلا ہیں۔ واردات و اموات کے شمار و اعداد سے معلوم ہوتا ہے کہ جالندھر و لاہور کے علاقوں میں زیادہ زور ہے

امتحان انٹرنس (یونیورسٹی پنجاب) میں دیال سنگھ ہائی سکول سے ایک نابینا لڑکا بھی پاس ہوا ہے۔ سکنڈ ڈویژن میں آنکھوں سے معذور ہے اور نادار بھی۔ مگر ابھی بی اے تک پہنچنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ شاباش! +

خریداران الفضل کو اطلاع | چندہ سال آیندہ کی وصولی کے لئے وی پی روانہ ہو رہے ہیں جن صاحب کو فی الحال انکے لینے میں کوئی عذر و تامل ہو۔ فوراً لکھیں کہ کتنی مہلت چاہیئے۔ ہفتہ عشرہ تک ڈاک خانہ میں وی پی ... واپس آنے سے دفتر کو نقصان ہوگا۔ مینجر اخبار الفضل قادیان +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۱۹ جون ۱۹۱۵ء

تبلیغ کے ذرائع

احمد مجتبےٰ۔ بروز مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت بعثت کا مقصود ومدعا ہی یہ تھا کہ قرآن کریم جو سچا اسلام پیش کرتا ہے اور جس کا نورانی چہرہ نام نہاد مسلمانوں نے توہمات باطلہ اور عقائد فاسدہ کے تودہ وطوفان بے تمیزی میں چھپا دیا ہے اسکو پھر از سر نو پوری صفائی وخوش اسلوبی سے دکھلا دیا جائے تاکہ تاریکی غفلت میں پڑی ہوئی دُنیا دینِ حق کے انوار وبرکات سے فیضیاب ہوسکے۔ اور چونکہ مذہب صرف دل کے اندر چھپے ہوئے عقیدوں اور خیالات کا نام نہیں بلکہ ساتھ ہی یہ بھی لازمی ہے کہ جو لوگ اسکے پیرو کہلاتے ہوں اُنکی عملی زندگی اسکے اصول واحکام سے مطابقت رکھتی ہو اسواسطے ضروری تھا کہ صدیوں کی بے اعتدالی غلط کاری وغفلت کے بعد جب ملتِ اسلام کے لئے لوائے مہدی آخر زمانؑ کے ماتحت اسوۂ رسول کریمؐ پر قدم مارنے کا وقت آئے تو جو جماعت اُس امام برحق کے اتباع سے راہِ ہدایت پائے وہ بموجب آیۂ بعثتِ ثانیہ بالکل صحابۂ آنحضرتؐ کے ہمرنگ ہو۔ پس ہماری قوم کا جو بفضل خدا وہی موعودہ جماعت ہے اہم ترین مدعائے حیات تو یہ ہونا چاہیئے کہ اپنی اخلاقی ورُوحانی حالت میں۔ اپنے معتقدات عبادات اور معاملات میں۔ اپنی دینی غیرت واسلامی حمیت میں حتی الامکان صحابۂ کرام کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے۔ یہ سب سے بڑی تبلیغ ہے اور یاراغیار کو دینِ حق کی جانب مائل کرنے کا نہایت حاوی جامع اور مؤثر ذریعہ ✣

پھر یہ مت سمجھو کہ امر حق کا دوسروں تک پہنچا دینا صرف عالموں فاضلوں اعلیٰ درجہ کے فرشتہ سیرت انسانوں کا ہی کام ہے۔ بلکہ ہر شخص اپنے اپنے حلقہ اثر میں بقدر اپنی حالت حیثیت قابلیت اور معلومات کے اس مقدس فرض کو بتوفیق الٰہی انجام دے سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کیطرف سے نیک کاموں کی توفیق کب اور کیونکر عطا ہوتی ہے؟ اسوقت جبکہ انسان اپنی طرف سے اسکی مرضی پر چلنے میں مستعدی دکھلائے۔ سابق بالخیرات بننے کی تڑپ اپنے دل میں پیدا کرے۔ اور حتی المقدور وہ اعمال بجالائے جو اللہ تعالےٰ کو محبوب ہیں اسکی راہ میں جان لڑانا بھی ایک ایسا ہی فعل ہے جو خدا کو بہت عزیز ہے اور اسکی نسبت سورۂ صف میں ارشاد ہوا ہے

”ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص“ یعنی اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو اس کے رستہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔ اب چونکہ یہ شہزادۂ امن کا زمانہ ہے اور ع

”دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال“

آسمانی قرنا سے شش جہت میں صلحکاری کی منادی پھر چکی ہے اسواسطے ظاہر ہے کہ اس ارشاد باری کی تعمیل بھی اسی رنگ میں ہونی چاہیئے۔ پس آج جو قوم خدا کے سپاہی بنکر دینِ حق کی حمایت کے لئے میدان میں نکلے اس کا فرض یہ ہوگا کہ احکام شریعت کی پابندی اور اصول مذہبی کی بزرگداشت اور دینی غیرت میں ایسی یکی اور مستقیم الحال ہو جیسے بنیان مرصوص۔ کہ دُنیا کی کوئی ترغیبات یا مجبوریاں اُسے اپنے مسلک سے ٹلنے پر مائل نہ کر سکیں۔ لہٰذا جو شخص فانی تعلقات اور غیر مشروع ملحوظات کی پروا نکرکے رسوم وبدعات کے جکڑبند کو توڑتا اور محض رضائے خالق کی خاطر تاریکی وگمراہی میں پڑی ہوئی مخلوق سے گویا لڑائی ٹھان کر بھی اسلام کے سچے اصول واحکام کی سختی سے پابندی کرتا ہے وہ یقیناً اعلیٰ درجہ کا مجاہد اور محبوب رب ہے۔ یہ ضرور ہے کہ اس راہ میں اکثر بڑے بڑے ابتلا پیش آتے ہیں لیکن آخر فتح اسی کی رہے گی۔ کیونکہ صاحبانِ خدا مغلوب وناکام نہیں ہوا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلص بندوں کے لئے بڑی غیرت ہوتی ہے۔ پس رطب ویابس عقائد یا خلاف کتاب وسنت رسوم واعمال کے موقعہ پر بزدلی وکمزوری نہ دکھلانا۔ مداہنت سے بچنا اور اصلی شعار اسلام پر کاربند ہونا بھی ایک زبردست ذریعہ تبلیغ ہے بلکہ مجسم اور زندہ تبلیغ ✣

خدا فراموشی کی باتوں اور تباہ کاری کی حرکات میں دلچسپی لینا۔ لغویات میں عمر عزیز گنوانا۔ رُوح جو امر ربی سے ہے اُسے گندہ ومجروح کرنیوالے مشاغل کو پسند کرنا اور اسی قبیل کے تمام کام حزب الشیطان کے واسطے مخصوص ہیں۔ لیکن مومن غیور ایسے امور سے ہمیشہ دُور ونفور رہتا ہے۔ وہ حزب اللہ کے پاک زمرہ میں شامل ہوتا اور شب وروز انہی اشغال واذکار کی دُھن رکھتا ہے جو ایمان کو تازہ کرنے۔ عاقبت سنوارنے اور خدا کو راضی کرنے والے ہوں۔ پس اے جماعتِ احمدؑ کے جوان ہمت بڈھو۔ پیر تدبیر نوجوانو اور ہونہار نونہالو تم اُن رُوبدنیا لوگوں کی صحبت اور محبت سے بکلی بیزار ہو جاؤ جو خدا کے فرستادہ مسیح موعودؑ کو رد کرکے مغضوب علیہم بنتے اور ”کونوا مع الصادقین“ کا صریح ارشاد باری ٹال کر حزب الشیطان کے بازو کو تقویت دیتے ہیں۔ تمہاری محبت تمہاری راہ ورسم دوستانہ اور دینی یا قومی رنگ میں تمہارے ہر قسم کے تعلقات اسی پاک جماعت کے ساتھ ہوں جو خدا نے خود قائم کی اور اس کے پیارے مامور نے یہ فرماکر انھیں شیر وشکر رہنے کی تعلیم دی کہ مجھ میں ہوکر تمہارے درمیان ایسا گہرا قلبی تعلق ہو جسکی نظیر دنیاوی رشتوں میں کہیں نہ پائی جاتی ہو (مفہوم ملحض بالفاظ راقم) اس طرح جو احمدی احباب ”رحماء بینھم“ کے مصداق باہم اس درجہ کا اخلاص اور ربط ویکجہتی قائم کرکے تاثیر ”عروۃ الوثقیٰ“ کا زندہ نمونہ دکھلاتے ہیں وہ بھی ایک رنگ میں سلسلہ حقہ کے مبلغ ہی ہیں ✣

پھر جو شخص راہ چلتے ہوئے اپنے تئیں خوبصورتی کے ساتھ مسیح موعودؑ کا غلام ظاہر کرکے کسی غلط خیال۔ یا باطل عقیدہ۔ اور ناروا فعل کی تردید واصلاح کر دیتا ہے وہ بھی دینِ حق کا خادم مخلص ہے اور ہماری جماعت کا آنریری مبلغ۔ اور وہ جو سلسلہ کے اصول واغراض سے کماحقہ آگاہی حاصل کرنے کی فکر رکھتا۔ نماز با جماعت میں التزام کے ساتھ شریک ہوتا اپنا چندہ برابر باقاعدہ دیئے جاتا اور نصرت وتائید احمدیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور راتوں کو اُٹھ اُٹھ کے دُعائیں کرتا بلکہ سوتے جاگتے ہر گھڑی ہر حال میں اسی فکر کے اندر گھلتا ہے۔ وہ بھی ہمارا مبلغ ہے۔ ان مبارک اشغال وافعال کی پاک تاثیر سے اک نور اس کے چہرہ پر عیاں ہوگا اور اہل دُنیا پر اسکا رعب ڈالکر بتلائے گا۔ کہ وہ مامور برحق کا حلقہ بگوش ہے اور خدا کی چیدہ جماعت کا ایک فرد ✣

غرض تبلیغ کے ذرائع گوناگون اور کثیر التعداد ہوسکتے ہیں انمیں زیادہ سے زیادہ جتنے اور کم از کم جو نسا ایک بھی ہمارے بھائی اختیار کرسکیں۔ اس سے خدمت سلسلہ کو اپنا فرض بلکہ مقصد زندگی سمجھیں کیونکہ یہ وقت ہے اسکی مدد کا۔ پھر انشاء اللہ جلد ہی وہ زمانہ آنیوالا ہے کہ لوگ فوج در فوج خدا کے دین میں

داخل ہونگے۔ آج جو کوئی ایک پیسہ از راہِ اخلاص اسکی اعانت میں دیتا ہے کل سونے کا پہاڑ دینے کی بھی اتنی وقعت نہ ہوگی۔ آج جو ایک تنکا اُتار کر حقیقت سا بوجھ بھی اس کے سر سے ہلکا کرتا ہے کل بڑے بڑے انبار ڈھو کر اِدھر سے اُدھر رکھ دینے پر بھی وہ درجے نہیں ملنے کے سُستی اور غفلت کا چولا اُتار کر پھینکدو۔ تم سچے اور زندہ ایمان کے دعویدار ہو اور مومن سُست نہیں ہوتا۔ خدا کے جانباز و مستعد سپاہی بنکر اپنے کام پر پل پڑو۔ تو یہ مشکلات جو اسوقت سلسلہ کی خاطر خواہ ترقی میں روک ہو رہی ہیں انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے دُور ہو جائینگی خدا تمہارے ساتھ ہو اور اپنے پیارے دین کی لاج رکھنے میں تمہارا حامی و مددگار۔ آمین +

خدا حق کا حامی ہے

شملہ میں ہماری جماعت منکران خلافت

پر خدا کے فضل سے خوب حجت تمام کر رہی ہے۔ لیکن جو لوگ تعصب اور مخالفت کے جوش میں اپنے سابقہ مسلمات بلکہ خود امام و مقتدے تک سے پھر جانے میں نہ شرماتے ہوں۔ انھیں قبولِ حق کی توفیق مِلنا مشکل ہے۔ دلوں کو پھیرنے کی قدرت تو خدا تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پیامیوں نے اپنی ایسی گرمی کے لئے سب سے بڑھ کر جوشیلے معاندِ خلافت میاں مرہم عیسیٰ کو بلالیا۔ پھر بھی حق آخر حق ہے اسپر کون غالب آسکتا ہے۔ طرفہ یہ کہ ان لوگوں کا جنونِ مخالفت جب دلائل و براہین سے عاجز آجاتا ہے تو جہالت مٹانے کے لئے طنز و استہزا کی شکل اختیار کرلیتا ہے مگر یاد رہے کہ احقاقِ حق ان خفیف حرکات سے نہیں ہوا کرتا بشرطِ ضرورت و گنجایش اس مباحثہ کی مفصل کیفیت انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں ہدیۂ ناظرین کی جائے گی +

لنکا میں مارشل لا اور رعایا کا فرض

کولمبو میں پچھلے دنوں مسلمانوں اور بدھ مذہب والوں کے درمیان جو

بلوہ و فساد ہوا اسکی مختصر اطلاع گزشتہ سے پیوستہ اشاعت میں دیجا چکی ہے۔ اگرچہ معتبر رپورٹوں سے یہی پایا جاتا ہے کہ اسمیں زیادتی آخر الذکر کی تھی لیکن ہمیں یہاں اس سے بحث نہیں کہ بانئے فساد کون تھا اور اس میں معاون کون ہوا۔ ہماری غرض تو یہ ہے کہ اس نازک وقت میں رعایا کے ہر فرقہ ہر طبقہ کو فتنہ و شر کی حرکات سے بچکر ایسا رویہ اختیار کرنا چاہیئے جو گورنمنٹ کے لئے کسی طرح ذرا بھی موجبِ تشویش نہو یہ کیسی نالائقی محسن کشی اور خباثت ہے کہ جس حکومت کے زیر سایہ امن و عافیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں حالانکہ باقی ممالکِ دنیا کا بیشتر حصہ ایک عرصہ سے طرح طرح کے عذاب و عقاب میں مبتلا ہے۔ اور جنگ کے حشر خیز تہلکہ نے بڑی بڑی بارعب و مقتدر قوموں کی زندگی تلخ کر رکھی ہے۔ اُسکی قلمرو میں امن پسندی و شائستگی کے اصولوں کو پامال کرکے اسے آور مبتلائے فکر و تشویش کیا جائے۔ اس ملک میں بھی طاعون کا نتیجہ مہیب ہنوز مختلف بستیوں پر مسلط ہے۔ لیکن آہ! غافل لوگ اس سے ڈر کر تضرع اختیار نہیں کرتے جو عذابوں کی غرض و غایت ہوتی ہے۔ اور خدا کے فرستادہ مسیح موعودؑ کی آواز پر کان نہیں دھرتے جس نے الٰہی وعدوں کے مطابق عین وقت پر ظہور فرما کر تیس سال تک دنیا کو صلح کاری و پرہیزگاری کیطرف بلایا۔ قحط زلازل طاعون اور طرح طرح کی آفات سے ابھی جی نہیں بھرا تو آخر اب اور کیا چاہتے ہو۔ یہ وہی زمانہ ہے جسکی خدا کے راستباز ہزاروں برس پہلے سے خبر دیتے آئے ہیں۔ ایسی قیامت صغریٰ کا جیسے دنیا کا آغاز ہوا تاریخ کہیں پتہ نہیں دیتی۔ یاد رکھو ایسی ہر وہ قوم اور وہ شخص جو آسمان کے تیور نہیں پہچانتا۔ اپنی اصلاح نہیں کرتا اور خدا کے بھیجے ہوئے کی پکار پر کان نہیں دھرتا۔ ہر وقت معرضِ خطر میں ہے۔ واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہٖ۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے کوئی نہیں جس میں اُسے روکنے کی طاقت ہو +

بُرے دن یُوں آیا کرتے ہیں

جب شامتِ اعمال انسان کے سر پر سوار ہوتی ہے تو وہ دین و دانش کو بالائے طاق

رکھ کر ایسا دل کا اندھا بنجاتا ہے کہ اُسے آگا پیچھا کچھ نہیں سوجھتا۔ پنجاب پولیس نے حال میں اضلاع جھنگ و مظفر گڑھ کی پچھلی واردات ڈکیتی سے متعلق۔ مہرانا و بھوانا نامی دو ڈاکوؤں کی گرفتاری پر ایک ایک ہزار کا انعام مشتہر کیا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ مقامات مذکورہ میں تمام بے چینی اور لوٹ مار کے ایک حد تک یہی دو تو ذمہ وار تھے۔ اور اُن میں سے ایک نے اپنے آپ کو قیصر جرمنی مشہور کیا تھا دوسرے نے سلطان روم

ہم حیران ہیں کہ اس ملک کے بعض کوتہ اندیش جاہلوں کی عقل پر کیونکر ایسا پردہ پڑجاتا ہے کہ صاف و صریح باتوں کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ موجودہ حکومت کے ساتھ تو صدی سے زیادہ کے حقوق و تعلقات ہیں جن کا ملحوظ رکھنا عرفاً عقلاً شرعاً ہر طرح شرطِ انسانیت اور طرفین پر واجب ہے لیکن قیصر یا کسی اور تاجدار نے اہل ہند کے اوپر کونسے احسانات کئے ہیں۔ جن کے گُن گایا اُن کا کلمہ بھرتے ہوئے ملک میں بے چینی پیدا کرنا کسی ہندی قوم یا شخص کا فرض ہو اوروں کی بات تو رہی انکے ساتھ مسلمانوں کی نسبت تو ہم بڑے زور سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کے مذہب میں فتنہ و فساد اور شوریدہ سری و بغاوت کے خیالات و حرکات کی سخت ممانعت آئی ہے اور وفاداری حکومت کی یہاں تک تاکید ہے کہ اگر ایک حبشی غلام بھی تمہیر حکمران ہو تو اسکی بھی پوری پوری اطاعت لازم ہے۔ بات یہ ہے کہ خیالات فاسدہ کی یہ وبا زیادہ تر انھی لوگوں میں پائی جاتی ہے جو بیدینی و جہالت کے زہریلے جراثیم اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن آہ! سچی شائستگی و دینداری آج دنیا کے پردہ پر آٹے میں نمک کی نسبت سے ملنی بھی مشکل ہے۔ ہاں اس صفحۂ ہستی پر خدا کے فضل سے۔ اسکے برگزیدہ مسیح کی ایک جماعت ہے جو حقیقی اصول اسلام کے ماتحت امن پسندی۔ وفاشعاری و صلحکاری کو ظاہر و باطن یکساں اپنا فرض سمجھتی ہے۔ مبارک وہ جو اس راستباز کا ساتھ دیں۔ کیونکہ یہی آج دُنیا و دین میں فلاح و رستگاری کی ایک روشن راہ ہے +

سبق آموز اعداد

دیگر ممالک و اقوام یورپ کے اعدادِ متعلقہ توخدا تعالےٰ

جانے کیسے کچھ تاسف خیز ہونگے۔ صرف ایک دیہاتی ضلع انگلستان میں دو ہزار ایسی نوجوان عورتوں کا پتہ لگا ہے جو کسی کی بیویاں نہیں مگر عنقریب بچوں کی مائیں بننے والی ہیں۔ مدبران برطانیہ اس صورتِ حال سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اور اس اہم معاملہ کی تفتیش کے لئے ایک فی الفور کمیٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے اسے نتائج جنگ سے منسوب کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جنگ سے قبل بھی یورپ ایسے شرمناک واقعات سے پاک نہیں تھا اور ایسی بہت سی تمدنی خرابیوں کی اصل وجہ تہذیب یورپ بلکہ مذہب مسیحی کا تعدد ازدواج سے گریز کرنا ہے۔ حالانکہ انسان کی فطری مصالح و ضروریات بڑے زور سے اسکے جواز کا فتویٰ دیتی ہیں۔ یا ابھی

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے ایسے وجود ملیں گے۔ جن کا نام لینا تک کوئی شخص گوارا نہیں کر سکتا بدنامی میں وہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دنیا میں کوئی شخص انہیں عزت سے یاد نہیں کرتا بلکہ وہ ذلت میں ضرب المثل ہو چکے ہیں کوئی عیب نہیں جوان پر تھوپا نہیں جاتا۔ اور کوئی برائی نہیں جو انکی طرف منسوب نہیں کی جاتی ایسی ہستیوں میں سب سے پہلے جس ہستی کا ہمیں تاریخ پتہ دیتی ہے وہ ابلیس کا وجود ہے جسے دوسرے لفظوں میں شیطان کہتے ہیں یہ دنیا میں بدترین ہستی سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر شخص نام سنتے ہی نفرت سے بھر جاتا ہے۔ اور کوئی شخص گوارا نہیں کر سکتا کہ اسے اس نام سے پکارا جاوے۔ بلکہ جس شخص کی مذمت اور ہتک کرنی منظور ہو اسے اس لقب سے ملقب کیا جاتا ہے مگر غفلت کی یہ حالت ہے کہ باوجود اس قدر نفرت کے پھر لوگ غور نہیں کرتے کہ شیطان کی اس انتہائی ذلت کا سبب کیا ہے؟ اور کیا وجوہات ہیں جن سے وہ ایسا مغضوب ومقہور ہوا۔ اگر لوگ قرآن مجید میں ذرا بھی غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ شیطان کی اس ذلت کا سبب سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ اس نے آدم جیسے راستباز کا مقابلہ کیا اور اس کے حلقۂ اطاعت میں داخل نہ ہوا۔ آدم کی نافرمانی ایسی وبال جان ہوئی کہ آج باوجود ہزاروں برس گذر جانے کے ہر شخص شیطان کے نام تک سے بیزار ومتنفر ہے۔ اور وہ لوگ بھی جو حقیقتاً شیطان کے دوست ہیں۔ اور اس کی تحریکوں پر سب کچھ کرنے کو تیار ہیں نام سنتے ہی اس پر لعنت بھیجنے لگتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ راستبازوں کا انکار اور ان کا مقابلہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ نہایت خطرناک کام ہے۔ جس کا نتیجہ انکار کرنے والے کے لئے مہلک ہے۔ جیسا کہ شیطان کی یہ تمام ذلت وخواری صرف راستباز آدم کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ پھر آدم سے بعد کے زمانہ پر غور کرو تو حضرت ابراہیم کے زمانہ میں نمرود نامی ایک بادشاہ پاؤ گے جو ایک زبردست سلطنت کا حاکم ہے اپنی قوم میں سب سے معزز ہے۔ تختِ حکومت اس کے قبضہ میں ہے۔ لاکھوں کروڑوں آدمی اس کی ماتحتی اور غلامی پر فخر کرتے ہیں مگر باوجود ایسی عزت اور جاہ وحشم کے جب وہ راستباز ابراہیم سے برسرپیکار ہوتا ہے تو اس کا خاک بھی باقی نہیں رہتا وہی نمرود ہے۔ جس پر آج بچہ بچہ لعنت بھیجتا ہے۔ اور اس کا نام تک گالی بنگیا ہے یا تو وہ زمانہ تھا کہ نمرود ایک معزز لقب اور شاہی خطاب تھا یا یہ حالت کہ آج اگر ایک ادنےٰ انسان کو بھی نمرود کہدو تو مرنے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ یہ تغیر کیوں ہوا؟ صرف ابراہیم کی مخالفت اور انکار سے اس سے بھی یہی نتیجہ نکلا کہ راستبازوں کی مخالفت نہایت خطرناک بات ہے۔ پھر موسیٰ کے زمانہ پر نظر ڈالو تو ملک مصر میں فرعون سا معزز بادشاہ تخت حکومت پر متمکن پاؤ گے "الیس لی ملک مصر وھٰذہ الانھار" کا دعوے دار ہے۔ لاکھوں کروڑوں گردنوں کا مالک ہے بڑے بڑے ذی وجاہت دربار میں ہاتھ باندھے سامنے کھڑے ہیں کوئی نعمت نہیں جو اسے حاصل نہ ہو۔ اور کوئی عزت نہیں جو اس کے حصہ میں نہ آئی ہو مگر راستباز موسیٰ کی مخالفت کرنا تھا کہ سب کارخانہ درہم برہم ہو گیا۔ وہی بادشاہ جو کبھی اپنے پرہیبت دربار میں بڑی تمکنت سے تخت حکومت پر ہزاروں جان نثار خادموں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا نظر آتا ہے ایک وقت آیا کہ دریائے قلزم کی خوفناک لہروں میں بے یار و مددگار بڑی ذلت وخواری سے جان دیتے ہوئے پایا جاتا ہے۔ یہ انقلاب کیوں ہوا؟ صرف ایک راستباز کی مخالفت سے۔ پھر اور ورے آؤ تو ملک شام میں ایک قوم ملیگی جو بڑے فخر سے اپنے تئیں بنی اسرائیل کہتی تھی اور واقعہ میں اس کا فخر بجا تھا۔ کیونکہ وہ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا کی مصداق تھی اور فضلتکم علی العالمین کے مطابق کوئی قوم اس سے لگا نہ کھا سکتی تھی مگر جونہی مریم کے غریب بیٹے ناصری راستباز کی مخالفت پر کمربستہ ہوئی تب ہی سے زوال پذیر ہوتے ہوتے فباؤ بغضب علیٰ غضب کا مصداق ہو گئی اور وہی قوم جو ملکوں کی مالک تھی۔ آج ایک بالشت بھر زمین بھی اس کے قبضۂ قدرت اور حیطۂ اقتدار میں نہیں پھر اور ورے آؤ تو ایک بےگیاہ لق ودق میدان میں مکہ نام ایک بستی پاؤ گے۔ اور جب اس کے اندر داخل ہو گے تو معلوم ہو گا کہ وہ تمام ملک عرب کا مرکز ہے۔ حج کے موقعہ اور دوسرے جلسوں کی تقریب پر تمام عرب کے باشندے وہاں سمٹے چلے آتے ہیں۔ ایسی معزز بستی اور ایسے متبرک مقام میں عمر بن ہشام نام ایک شخص تمہاری نظروں سے گذریگا جو بلحاظ اپنی حکمت کے ابو الحکم اور بلحاظ اپنی حکومت کے سید الوادی کے لقب سے ملقب تھا۔ سب داناؤں سے بڑھ کر دانا اور ملک کے سب حاکموں سے برتر حاکم مانا جاتا تھا مگر باوجود ان عزتوں اور حکومتوں کے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا ہے تو سب حکومتیں برباد اور سب عزتیں ذلت سے بدل جاتی ہیں۔ اور وہی جو کل اپنی حکمت کے سبب ابو الحکم کہلاتا تھا آج ہر کہ و مہ کی زبان پر ابوجہل کے نام سے مشہور ہے۔ اور وہ جو سید الوادی ہونے کی وجہ سے تخت حکومت کا مستحق تھا۔ بدر کے دن منہ کے بل گھسیٹ کر قلیب بدر میں ڈالا گیا۔ اور یہ سب کچھ ایک راستباز نبیؐ کی مخالفت کا نتیجہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ راستبازوں کی مخالفت کوئی معمولی بات نہیں بلکہ ان کے انکار اور ان سے دشمنی رکھنا ایک سم قاتل اور زہر ہلاہل ہے قرآن مجید ایسی مثالوں سے بھرا پڑا ہے کہ جہاں راستبازوں کی مخالفت کر کے قوموں کی قومیں تباہ ہو گئیں اور ملک کے ملک ویران ہو گئے مگر افسوس کہ مسلمانوں کو محسوس تک نہیں ہوتا کہ قرآن مجید ایسی مثالوں سے کیوں پُر ہے؟ وہ نہیں جانتے کہ یہ انکے لئے عبرت اور تنبیہ کی غرض سے ہے انہیں ڈرایا گیا ہے کہ دیکھو قومیں راستبازوں کا انکار کر کے ہلاک وبرباد ہو گئیں۔ کہیں تم بھی اس بلا میں گرفتار نہ ہو جانا قرآن کریم کی اس تاکید اکید کے باوجود پھر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ چودھویں صدی میں مسلمان آخر اس ہلاکت کے گڑھے میں جا ہی گرے۔ اور انہوں نے بھی ایک راستباز کا انکار کیا اسکی مخالفت کی۔ اس سے دشمنی رکھی وہ ان کا خیرخواہ تھا مگر یہ اُسے ہمیشہ اپنا بدخواہ سمجھتے رہے۔ کوئی دقیقہ اُس

کی مخالفت کا انہوں نے باقی نہ رکھا۔ حالانکہ روز قرآن مجید میں پڑھتے ہیں کہ راستبازوں کی مخالفت سم قاتل ہے۔ اور آدم سے لیکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کے راستبازوں کی کامیابی اور انکے دشمنوں کی ناکامی اور ہلاکت کی مثالیں دن رات سُنتے اور سُناتے ہیں مگر کبھی عبرت حاصل نہیں ہوئی۔ اور کبھی غور نہیں کیا کہ ہم جو ایک راستباز کا انکار کر رہے ہیں۔ اور راستباز بھی کوئی معمولی نہیں بلکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنے وہ وجود باجود جو آدم ؑ سے لے کر حضرت سید الثقلین ؐ تک تمام نبیوں کا بروز ہے۔ خدارا غور کرنا چاہیئے کہ موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کی مخالفت کر کے تو بنی اسرائیل اس ذلت کو پہنچیں۔ اور سید الانبیاء کے مسیح کی مخالفت کوئی نقصان نہ پہونچائے؟ العجب ثم العجب۔ وہ خدا جس نے مسیح موسوی کیواسطے اپنی غیرت دکھائی اور مخالفت کرنے والوں کی عزت و حشمت سب کو تباہ و برباد کر دیا۔ کیا آج وہ مسیح محمدی کے لئے غیرتمند نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے کیونکہ وہ خود فرماتا ہے۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔"

پھر یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ واقعات نے بتلا دیا۔ کہ اگر اس کی غیرت ایک طرف جوالامکھی میں شعلہ زن ہوئی۔ تو دوسری طرف اسی کی غیرت تھی۔ جس نے سان فرانسسکو کو جڑ سے ہلا دیا۔ اور اگر ہمارے ملک میں حیدر آباد کی موسیٰ ندی کو اس غیور کی غیرت جوش میں لائی۔ تو اس کی غیرت نے "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں" کا نظارہ دکھلا کر سات ہزار میل دور بحر شمالی کو تہ و بالا کر دیا پھر اگر اس کے مامور کی تائید میں اس ملک میں کثرت سے نشان ظاہر ہوئے۔ تو غیر ممالک میں بھی اسی کی تصدیق کے لئے نشان بر نشان ظہور پذیر ہوا۔ اور تزلزل در ایوان کسریٰ نے اگر ایرانیوں پر حجت پوری کی تو رومی بھی خالی نہیں رہے۔ انہوں نے بھی عبد الحمید کی گورنمنٹ کے شیرازہ کے وقت پر ٹوٹنے والے غدار دھاگوں کی غداری کا اچھی طرح مشاہدہ کر لیا۔ اور پنجاب میں طاعون کی قبل از وقت پیشگوئی سے اگر پنجابیوں پر حجت پوری ہوئی تو بنگالی بھی اس سے خالی نہیں رہے۔ کیونکہ دہلی میں شہنشاہ جارج کی زبان فیض ترجمان سے مسیح موعود کی صداقت تقسیم بنگالہ کی منسوخی کی صورت میں انہیں ملزم کر رہی ہے۔ اسی طرح اگر پرانی دُنیا اس راستباز کے نشانوں سے محو حیرت ہے تو نئی دنیا بھی کچھ کم انگشت بدنداں نہیں۔ کیونکہ امریکہ کے مصنوعی الیاس کی تباہی کی بے نظیر پیشگوئی کا پورا ہونا ممالک متحدہ کے لئے کوئی کم حیرت انگیز امر نہیں ہے۔ غرض کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں خدا نے اپنے راستباز بندے کی خاطر نشان پر نشان قائم نہ کیا ہو۔ اور کوئی ملک باقی نہیں جسمیں تجلیات الٰہیہ نے مسیح موعود کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دکھایا ہو مگر ہائے افسوس! یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ یعنے کوئی مرسل ربانی دنیا میں نہیں آیا جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اور شریروں نے اُسے ہنسی میں نہیں اُڑایا سو ہمارے آقا سے بھی یہی سلوک کیا گیا وہ دُنیا کا منجی تمہاری نجات کے لئے آیا مگر تم نے اس کی طرف توجہ نہ کی۔ وہ داروئے شفا لیکر تم میں مبعوث ہوا مگر تم اس کے آب حیات کو ہمیشہ سم قاتل ہی سمجھا کئے۔ اور گو تم نے اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا مگر خدا کا مامور اپنے مشن میں ناکام نہیں گیا بلکہ خدا نے اُسے کامیاب و کامگار اور مظفر و منصور بنایا۔ لاکھوں سعید رُوحیں اس سے مستفید اور اس کی تعلیم پر چل کر نجات ابدی کی مستحق ہوئیں۔ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔ وہ آیا بھی اور بامراد چلا بھی گیا مگر تمہارے کان پر جُوں بھی نہ چلی۔ اور گو وہ اب تم میں نہیں مگر اب بھی موقعہ ہے باب توبہ وا ہے۔ خدارا اپنے بغض و کین کو ایک طرف رکھ کر ٹھنڈے دل سے اپنی حالت پر غور کرو۔ زمانہ کی حالت کو دیکھو۔ اپنی پستی اور دن بدن تنزل پر نظر کرو۔ قوم کا حال دیکھو۔ ملک کی حالت کا مشاہدہ کرو۔ اپنی ظاہری شوکت اور باطنی جذبے کا اندازہ کرو پھر اپنے اسلاف کی حالت پر ایک غائر نظر ڈالو اور دل میں خدا کا خوف رکھتے ہوئے کہو کہ کیا تمہیں کسی مصلح کی ضرورت نہیں ہے؟ میں سچ کہتا ہوں کہ تم ادنےٰ تامل سے میرے سوال کے جواب میں پکار اُٹھو گے کہ ہاں ہاں ہمیں ایک مسیح کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایک ناخدا چاہیئے۔ جو ہماری بے طرح گھری ہوئی کشتی کو بھنور سے نکالے۔ میں تمہاری اس پکار کا یہی جواب دوں گا کہ کشتی والو!

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آ چکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
بتیس سال اب تو صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

دیکھو سورج نے اس کے لئے گواہی دی۔ چاند اس کا شاہد بنا زمین و آسمان نے اس کی تائید کی۔ قرآن اس کا مصدق ہے حدیثیں اس کی مؤید ہیں زمانہ اسے پکار رہا ہے۔ پھر بتاؤ اتنی گواہیوں کے ہوتے تمہیں ماننے میں کیا عذر ہے؟ آؤ اس کے دامن تلے آجاؤ۔ کیوں اپنی دنیا برباد اور عاقبت خراب کر رہے ہو؟ بھلا بتاؤ کس قوم نے راستبازوں کا انکار کر کے سُکھ حاصل کیا جو تم ایک راستباز کی مخالفت کر کے دین و دنیا میں آرام پاؤ گے۔ آؤ اس کے قدسی جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔ اور اپنی پچھلی غفلتوں پر پشیمانی کے آنسو بہاؤ کہ وہ کہہ گیا ہے۔

امروز قوم من نشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

تبلیغ احمدیت انگلستان میں

خلاصہ خط چودھری فتح محمد صاحب ایم اے از لندن مورخہ ۲۰ مئی

فی الحال زیادہ تر خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے ایک پونڈ ہفتہ وار پر ایک کلرک ہاتھ بٹانے کے واسطے رکھ لیا گیا ہے ووکنگ میں ایک لڑکی احمدی ہونے کو تیار ہے۔ شاید عنقریب اس کا خط حضور کی خدمت میں پہنچے۔ ۸ جون سے ۲۲ جون تک برمنگھم اور اس کے نواح میں میرے لیکچر ہونگے۔ حضور کامیابی اور نیک ثمرات کے لئے دُعا فرماویں۔ دیگر احمدی احباب سے بھی یہی گذارش ہے ساؤتھ سی (Southsea) میں مسز کرسفورڈ پہلے خفیہ طور پر مسلمان تھی۔ خاوند تک بے خبر تھا مگر وہاں جانے اور لیکچر دینے سے بفضلہ تعالیٰ اُسنے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا بلکہ تبلیغ بھی شروع کر دی ہے جس کے سبب سے لوگ اسکی مخالفت کرنے لگے ہیں اُسکے واسطے بھی حضور دعا فرماویں۔ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

فرمودہ مولانا مولوی قاضی سید امیر حسین صاحب

۱۱ - جون ۱۹۱۵ء

اللہ تبارک و تعالیٰ کی عادت ہے۔ اور قدیم سے رب العالمین کا قانون ہے کہ جب عام مخلوقات خراب ہو جاتی ہو اور خدا پرست اور خدا شناس لوگ بہت کم ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان کا عام لوگوں پر غلبہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کوئی اپنا بندہ بھیجدیتا ہے جو مخلوق کو ہدایت دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف راہ نمائی کرتا ہو ہر زمانہ میں یہی سنت اور عادت اللہ تعالیٰ کی جاری رہی۔ جس دن سے مخلوق پیدا ہوئی ہے اُسی دن سے یہ طریق جاری ہو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں تشریف لائے۔ اُس زمانہ میں مخلوق کی حالت نہایت ردی ہو گئی۔ اور حد سے بڑھ گئی تھی۔ حتے کہ ماں بہن اور بیوی میں کوئی تمیز نہ کی جاتی تھی جو کام بیوی سے لیا جاتا ہے وہی ماں بہن سے لیا جاتا تھا۔ شراب اس طرح پیتے تھے جس طرح انسان پانی اور شربت پیا کرتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مخلوق کی راہ نمائی کی اور ہدایت دی۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ جس دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا ہے اس دن مکہ میں کعبہ کے اندر تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ وہ کعبہ جسکی طرف آج تمام دنیا کے مسلمان رُخ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اس کے اندر کا یہ حال تھا کہ ہر روز ایک نئے بت کی پوجا کی جاتی تھی۔ آج اور کل اور کی پرسوں اور کی۔ یہ جس قدر گمراہی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دور کر دیا۔ اور آپ کے ذریعہ مخلوق کو ہدایت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ انزل من السماء ماءً فاحیا بہ الارض بعد موتھا۔ انبیاء اور اللہ کے مقرب بندے ہمیشہ سے مخلوق کی راہ نمائی کے لئے آتے رہے ہیں یہ کوئی نرالی بات نہیں ہے اللہ نازل کرتا ہے آسمان سے بارش۔ پس آباد کرتا ہے اس کے ساتھ زمین کو پیچھے ویران ہونے اس کے۔ آج کل تم دیکھتے ہو۔ زمین کی کیا حالت ہے۔ کیسی گرد اور غبار اُڑ رہی ہے۔ اسی طرح جس وقت کمال درجہ تک بارش کی کمی ہو جاتی ہے تو زمین مُردہ ہو جاتی ہے۔ اس وقت کوئی کھیتی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کوئی میوہ نکل سکتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تبارک و تعالیٰ بارش نازل کرتا ہے۔ اس کے ذریعے مردہ زمین زندہ ہو جاتی ہے۔ فرمایا خیال تو کرو۔ جس طرح یہ سامان اللہ نے تمہاری آسودگی کے لئے پیدا کئے ہیں۔ اور ان سے انسانی زندگی اور انسانی بدن کی پرورش ہوتی ہے۔ چارپائے زندگی حاصل کرتے ہیں۔ خوراک کھاتے ہیں۔ پھل پھول اور میوے پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح جس وقت انسان کی روح کفر شرک اور بدمعاشی کی وجہ سے مر جاتی ہے تو اللہ اس کے لئے بھی ایک بارش نازل کرتا ہے۔ یہ بارش اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندوں کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اور جس طرح زمین کو مُردہ ہونے کے بعد آباد کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انسانی رُوح کو بھی مُردہ ہونے کے بعد زندہ کیا جاتا ہے۔ اور وہ رُوح خدا شناس ہو جاتی ہے۔ یہی خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے طریق اور قاعدہ ہے ٭

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حالت اور آپ کے زمانہ میں جو گمراہی اور تباہی تھی وہ ہمنے دیکھی نہیں سُنی ہے۔ حدیثوں سے معلوم ہوا ہے کہ نہایت درجہ کی گمراہی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن ہمارے سامنے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجا۔ اسکو ہمنے دیکھا ہے اور اس کے زمانہ کی حالت کو بھی دیکھا ہے۔ آپکے آنے کے پہلے کے ہم اپنے دلوں کو خوب جانتے ہیں کہ کیا تھے ہم ظاہر میں مُسلمان تھے مگر اصل میں کافر تھے۔ پڑھاتے قرآن اور حدیث تھے مگر دل میں یہ خیال ہوتا تھا کہ ٹکے مل جائیں لیکن اس اللہ تعالیٰ کے عظیم الشان بندے کے ذریعہ وہ ایمان نصیب ہوا کہ ہمنے دل میں یقین کر لیا کہ واقعہ میں ہم پہلے کافر تھے اور اب ہی مسلمان ہوئے اور ایمان لائے ہیں جس طرح حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے کافر تھے اسی طرح ہم تھے۔ حضرت صاحب کے آنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایمان نصیب کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے ٭

حضرت مرزا صاحب صلوٰۃ اللہ علیہ ایک روز چھوٹی مسجد کی چھت پر مغرب کے بعد ترکی سفیر کے سامنے تقریر فرما رہے تھے۔ میں شہ نشین سے نیچے بیٹھا ہوا تھا اس وقت آپ کی تقریر کو سُنکر مجھے جوش آیا کہ میں آپ کی کوئی خدمت کروں۔ لیکن خدمت کرنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ ایک آدمی حضرت صاحب کو پنکھا جھل رہا تھا۔ میں نے اس سے پنکھا لے لیا اور جھلنے لگا۔ ابھی ایک دو دفعہ ہی ہلایا ہو گا کہ آپ کی نگاہ مجھ پر پڑ گئی۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ اور پنکھا اسی شخص نے لے لیا۔ چونکہ آپ کی تقریر میں نہایت جوش تھا اسلئے مجھے جوش آیا۔ اور میں آپکا پہلا فرمانا بھول گیا اُٹھ کر پھر پنکھا جھلنے لگا۔ لیکن پھر آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ آپکا یہ کام نہیں میں لاچار ہو کر بیٹھ گیا۔ میرا تو دل چاہتا تھا کہ میں آپ کی کوئی خدمت کروں اور اعلےٰ درجہ کی خدمت کروں۔ لیکن مجھ جیسا نالائق آدمی کیا خدمت کر سکتا تھا۔ تاہم اگر کوئی ایسا موقعہ ہوتا کہ میں مرزا کے لئے جان قربان کرتا تو مجھے اس میں کچھ دریغ نہ ہوتا۔ اور میں اسے اپنی عین سعادت سمجھتا ٭

ان فی ذٰلک لاٰیۃً لقوم یسمعون۔ البتہ اس میں نشان ہے۔ سننے والی قوم کے لئے۔ بارش کا نازل ہونا ایک بہت بڑا نشان ہے اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر تباہی آگئی تھی۔ علماء کا تو یہ حال تھا جو میں نے مختصراً بیان کیا ہے میں بھی ان علماء میں سے ایک عالم تھا۔ تمام دنیا میں جہاں تک مجھے علم ہے۔ میں نے اس قسم کا کوئی عالم نہیں دیکھا جو اس زمانہ میں خدا پرست ہو حضرت صاحب کے دعوے سے پیشتر ایسے علماء تھے۔ لیکن جب آپنے دعوےٰ کیا ہے پھر کوئی ایسا نظر نہیں آیا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف بلائے اور خدا تعالیٰ کے لئے کارروائی کرے مگر وہی جو آپ کا تابع ہو گیا۔ وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونہٖ من بین فرث ودم لبناً خالصاً سائغاً للشاربین۔ اور واسطے تمہارے جانوروں میں عبرت ہے وہ پلاتے ہیں تمکو جو کچھ کہ انکے پیٹوں میں ہے درمیان گوبر اور خون کے دُودھ خالص جو خوشگوار ہے پینے والوں کے لئے ٭

اللہ تبارک و تعالےٰ ایک اور نظارہ پیش کرتا ہے رات دن

تمہارے سامنے یہ نظارہ ہے کہ جانوروں کو تم کیا کھلاتے ہو۔ یہی گھاس اور بھس۔ لیکن جانتے ہو ان کے اندر سے نکلتا کیا ہے۔ جس سے صبح شام برتن بھر لیتے ہو وہ کہاں سے آجاتا ہے۔ کھلاتے تو تم گھاس بھس۔ اور زیادہ سے زیادہ کچھ دانہ ہو۔ مگر اس کھلائے ہوئے میں سے دودھ کیسی عجیب چیز نکلتی ہے۔ گوبر الگ ہو جاتا ہے خون الگ ہو جاتا ہے۔ اور دودھ تمہارے لئے الگ ہو کر باہر آجاتا ہے۔ فرمایا جس طرح بھس گھاس اور دانہ کے اندر دودھ کی حیثیت بھی ہے۔ اور گوبر اور خون کی بھی۔ اور یہ سب چیزیں خلط ملط ہوئی ہیں۔ جب تک الٰہی کل یعنی چارپاؤں کے اندر نہیں آتیں۔ اس وقت تک کسی کی طاقت نہیں کہ دودھ کو الگ۔ گوبر کو الگ اور خون کو الگ کر دے۔ اسی طرح نبی کے آنے سے پیشتر انسان آپس میں خلط ملط ہوتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ابوجہل دونوں باہم شیر و شکر تھے۔ آپس میں بھائی بند تھے۔ رشتے ناطے لیتے دیتے تھے۔ دعوتیں کرتے۔ مجلسوں میں جمع ہوتے تھے۔ لیکن جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ کے ذریعہ دودھ الگ ہو گیا اور گوبر الگ۔ پہلے حضرت ابابکر صدیق رضؓ اور ابوجہل میں کوئی امتیاز نہ تھا۔ لیکن جب کسی کو آپ کی صحبت اور مجلس نصیب ہوئی۔ اور آپ کی ہدایت اس نے قبول کی اس کی اور ہی حالت ہو گئی۔ اور جس نے نہ کی اس کی اور ہی ہو گی۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ الٰہی بندے جس وقت آتے ہیں اس وقت یہی حال ہوتا ہے۔ ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقاً حسنا۔ اور کھجوروں اور انگوروں کے پھلوں سے تم بناتے ہو۔ طرح طرح کی مٹھائی اور رزق اچھے۔ بے شک اس میں نشانی ہے۔ عقلمند قوم کے لئے۔ جس طرح ہمارے ملک کے اندر گنے سے ہر قسم کی مٹھائی یعنے گڑ سے لے کر اعلیٰ سے اعلیٰ تک اسی سے بناتے ہیں۔ اسی طرح عرب میں کھجور اور انگور سے ہر قسم کی مٹھائیاں بنتی ہیں۔ وہاں گنا نہیں ہوتا۔ فرمایا دیکھو تو سہی انسان کیا کمال حاصل کر سکتا ہے۔ گنے میں تھوڑا سا تغیر آیا تو گڑ بن گیا۔ پھر گڑ سے ترقی کر کے کھانڈ مصری اور اعلیٰ اعلیٰ درجہ کی مٹھائیاں بن جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان بھی جوں جوں پاکیزگی اور طہارت میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا مطیع اور فرمانبردار ہوتا جاتا ہے توں توں اس کے نام بھی بدلتے رہتے ہیں۔ پہلے انسان اتباع سے مومن اور مسلمان کہلاتا ہے پھر ترقی کرتے کرتے اولیاء اور مقربین میں شامل ہو جاتا ہے آخر درجہ کی ترقی یہ ہے کہ جب کمال اتباع کی وجہ سے اپنی تمام خواہشات نفسانی سے بالکل بری اور منزہ ہو جاتا ہے تو اس وقت اس کو نبی اور رسول کا خطاب ملتا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں میرے دل میں یہ خیال ہمیشہ رہتا تھا کہ کوئی دن ایسا آئے کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابابکرؓ سے کسی نیکی میں بڑھ جاؤں ایک دن ایسا آیا کہ کوئی ضرورت پیش آئی تو حضور نے حکم دیا کہ صدقہ کرو میں بھی گھر گیا۔ اور ابابکر بھی گئے۔ میں نے کہا آج بڑھنے کا موقعہ ہے۔ گھر سے ایک روپوں کی تھیلی لایا۔ اور آپ کے سامنے رکھ دی۔ حضرت ابابکرؓ اپنے کرتے کی جھولی میں کچھ جو لایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا کہ عمرؓ کے دل میں یہ خیال ہے۔ آپ نے فرمایا عمر تم کیا لائے ہو۔ اور کیا گھر رکھ آئے ہو۔ میں نے کہا کہ حضور پانچسو لایا ہوں اور پانسو گھر رکھ آیا ہوں۔ آپ نے حضرت ابابکرؓ سے دریافت فرمایا تم کیا لائے ہو اور کیا گھر رکھ آئے ہو انہوں نے کہا حضور جو کچھ گھر میں تھا لے آیا ہوں۔ اور باقی اللہ اور رسول کا نام گھر رکھ آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا یہی تم دونوں کے مدارج میں فرق ہے تو انسان جس قدر خدا اور رسول کی اتباع کرتا ہے اسی قدر رتبہ اور درجہ میں زیادہ بلند ہوتا ہے

واوحیٰ ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتاً ومن الشجر ومما یعرشون۔ اور وحی کی تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف کہ بناؤ پہاڑوں اور درختوں اور چھتوں سے گھر۔

شہد کی مکھیوں کا اللہ تبارک و تعالیٰ ذکر کرتا ہے کہ ہم نے اس کو حکم دیا کہ پہاڑوں اور مختلف قسم کے درختوں اور چھتوں میں رہ کر۔ ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللا۔ پھر یہ حکم دیا کہ کھا ہر قسم کے میووں سے جو دنیا میں ہوتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے میوے کھا کر اسکی نافرمانی نہ کرنا۔ بلکہ چلیو اپنے رب کے رستہ میں تابعدار ہو کر جب تو ایسا کریگی تو یخرج من بطونھا شراب مختلف الوانہ نکلیگا۔ اس کے پیٹوں میں سے ایک شربت جس کے مختلف رنگ ہونگے کوئی سفید کوئی سیاہ کوئی شربتی وغیرہ۔ جموں میں میں نے ایک شہد دیکھا تھا۔ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص لایا جو کونین کیطرح کڑوا تھا۔ فیہ شفاءٌ للناس۔ تمام مخلوق الٰہی میں سے اعلیٰ درجہ کی مخلوق انسان ہے اللہ تعالیٰ مکھی کو فرماتا ہے کہ تیرے شربت کی ایسی قدر ہوگی کہ ہماری جو اعلےٰ درجہ کی مخلوق ہے وہ اس سے صحت پائے گی۔ انّ فی ذٰلك لاٰیۃ لقوم یتفکرون۔ اسمیں نشان ہے ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

غور کرو ایک مکھی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتی ہے تو اسکو اتنا بڑا انعام ملتا ہے کہ اس کے اندر سے ایسا شربت نکلتا ہے جو تمام دنیا سے اعلےٰ درجہ کی مخلوق ہے یعنی انسان اس سے صحت پاتا ہے۔ لیکن اگر انسان فرمانبرداری کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کو پورے طور پر ادا کرے تو اس کا کیا حال ہوگا۔ اور اس پر کس قدر انعام اور اکرام ہونگے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو تمام لوگوں سے پیچھے جنت میں جائیگا اور جو سب کے پیچھے دوزخ سے نکلیگا۔ اس کو میں جانتا ہوں اس کو خدا تعالیٰ دوزخ کے دروازہ کے قریب بٹھائے گا وہ کہے گا۔ مجھ کو آگ نے جھلس دیا ہے۔ مجھ کو اس سے ذرا پرے ہو جانے کی اجازت دیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا اس کے سوا اور تو کچھ نہیں مانگیگا وہ کہیگا نہیں۔ اس پر اسے پرے ہو جانے کی اجازت دیجائیگی۔ اور وہ جنت کے دروازے پر بیٹھ جائے گا۔ اسجگہ تھوڑی دیر تو صبر کر کے بیٹھا رہیگا لیکن جب وہ جنت کی بہار اور خوشبو محسوس کریگا۔ تو پھر کہے گا کہ مجھے تھوڑی سی اس کے اندر جانے کی اجازت دیجائے۔ اسپر کچھ گفتگو ہوگی پھر حکم ہوگا کہ اچھا چلا جا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس شخص کو جنت میں خدا تعالیٰ اتنی جگہ دیگا جو کہ یہ دنیا اور اس سے دس گنا اور زیادہ ہوگی۔ پس جب ایسے انسان کو اسقدر ملیگا۔ تو جو اعلےٰ درجہ کے ہونگے۔ ان کے انعامات کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ انکے مدارج کا تو کچھ حساب ہی نہیں ہے

نوشتہ غلام نبی (بلانوی)